بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

سنہ ۷ و ۸ ہجری کے بعض غزوات اور سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان نیز پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18/ اپریل 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالے سے بعض اور غزوات و سرایا کا آج ذکر کروں گا۔ تاریخ میں ایک سریّہ حضرت عمر بن خطابؓ بطرف تربہ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ یہ سریّہ شعبان ۷/ ہجری میں ہوا۔ رسول اللہؐ نے حضرت عمر بن خطابؓ کو ہوازن قبیلہ کی طرف تربہ مقام کی طرف تیس افراد کے ساتھ بھیجا۔ اِس سریّہ کو بھیجنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہؐ کو اہلِ تربہ کی طرف سے اسلام کے خلاف سازشوں کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ حضرت عمرؓ روانہ ہوئے، اہلِ تربہ کو خبر پہنچی تو وہ وہاں سے بھاگ گئے۔ حضرت عمرؓ ان کے علاقے میں پہنچے، لیکن وہاں کوئی نہیں تھا، اُن کا سارا مال مویشی وغیرہ وہاں تھا کیونکہ یہ شرارتی لوگ تھے اس لئے آپؓ نے وہ سب مال اپنے قبضے میں کر لیا اور واپس چل پڑے۔

پھر ایک سریّہ حضرت بشیر بن سعدؓ فدک میں بنو مُرّہ کی طرف ہے۔ یہ سریّہ شعبان ۷/ ہجری میں حضرت بشیر بن سعدؓ کی قیادت میں ہوا۔ اِس سریّہ کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت بشیر بن سعدؓ کو تیس صحابہؓ کے ساتھ فدک بن بنو مُرّہ کی طرف بھیجا۔ یہ واضح ہو کہ آنحضرتؐ اِن مہمات میں یا جنگ کے لیے اُس وقت بھیجتے تھے، جب یہ خبر ہوتی تھی کہ لوگ اسلام کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ بہر حال صحابہؓ روانہ ہوئے اور بکریاں چرانے والوں سے ملے اور اُن سے بنو مُرّہ کے متعلق پوچھا، اُنہوں نے بتایا کہ بنو مُرّہ اپنی وادی میں ہیں اور چشمے پر نہیں آئے۔ صحابہؓ نے اُن کی بھیڑ بکریاں ہانکیں اور مدینے کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔ بنو مُرّہ کا منادی پکار اُٹھا، اِس واقعہ کی خبر دی۔ اِس پر بنو مُرّہ کے لوگ واپس آئے اور اُنہوں نے مسلمانوں پر بہت بڑا لشکر لے کر حملہ کیا۔ ساری رات مسلمان تیر اندازی کرتے رہے، یہاں تک کہ صحابہؓ کے تیر ختم ہو گئے، جب مسلمانوں نے صبح کی تو بنو مرہ نے دوبارہ حملہ کر دیا اور حضرت بشیرؓ کے

ساتھیوں کو شہید کر دیا۔ آپؓ اُن لوگوں سے شدید جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ زخمی ہو کر گر پڑے، اِن کے ٹخنے پر چوٹ لگی اور سمجھا گیا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں، لیکن وہ محفوظ رہے۔ پھر بنو مُرّہ اپنی بھیڑیں اور بکریاں لے کر واپس چلے گئے۔

پھر ایک سریّہ حضرت غالب بن عبد اللہ لیثیؓ بطرف میفعہ کا ذکر ہے۔ یہ سریّہ رمضان ۷/ہجری میں ہوا۔ ابنِ سعد نے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے آپؓ کو بنو عوال اور بنو عبد بن ثعلبہ کی طرف بھیجا، جو میفعہ میں تھے، انہوں نے مسلمانوں کے خلاف منفی پراپیگنڈا کرتے ہوئے لوگوں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا تھا، تاکہ احزاب عرب جیسی کوئی مزید کارروائی کی جا سکے۔ رسول اللہؐ نے آپؓ کو ایک سو تیس صحابہؓ کے ساتھ بھیجا۔ رسول اللہؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت یسارؓ اُن کے گائیڈ تھے، مسلمانوں نے ایک ساتھ ان پر حملہ کیا اور اُن کی آبادیوں کے درمیان تک جا پہنچے۔ اُن میں سے جو مقابلے پر آیا، اُس کو قتل کر دیا اور مالِ غنیمت میں بھیڑ بکریاں مدینے لے آئے اور کسی کو قیدی نہ بنایا۔

ابنِ سعدؒ نے لکھا ہے کہ یہ وہی سریّہ ہے، جس میں حضرت اُسامہ بن زیدؓ نے مِرداس بن نہیک کو قتل کیا، جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا تھا۔ بخاری میں اِس واقعے کی تفصیل بروایت حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما یوں ملتی ہے کہ جب نبی کریمؐ کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ اَے اُسامہ! کیا تم نے اُسے مار ڈالا بعد اِس کے کہ اُس نے کہا لا الٰہ الا اللہ، مَیں نے کہا کہ وہ اپنا بچاؤ کر رہا تھا، مگر آپؐ مسلسل اِسے دُہراتے رہے۔ یہاں تک کہ مَیں نے یہ آرزو کی کہ مَیں اُس دن سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔ مسلم نے اِس روایت کو یوں درج کیا ہے کہ تم نے کیوں نہ اِس کا دل چیرا تاکہ تم جان لیتے کہ اُس نے یہ دل سے کہا تھا کہ نہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ لیکن آجکل کے مولوی یہ سمجھتے ہیں کہ اُنہوں نے احمدیوں کے دل چیر کے دیکھ لیے ہیں، اِس لیے احمدیوں کو شہید کرنا اور اِن پر ظلم کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے بھی سامان کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے مِرداس کے اہلِ خانہ کو اِس کی دیّت دینے کا حکم دیا اور اِس کا مال اُنہیں واپس کر دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اِس واقعے کو یوں بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہؐ کو اِس لڑائی کی خبر دینے کے لیے ایک بدوی شخص مدینے پہنچا، تو اُس نے لڑائی کے سب احوال بیان کرتے کرتے یہ واقعہ بھی بیان کیا اِس پر آپؐ نے اُسامہ کو بلوایا اور پوچھا کہ کیا تم نے اُس آدمی کو مار دیا تھا؟ اُنہوں نے کہا کہ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم کیا کرو گے، جب لا الٰہ الا اللہ تمہارے خلاف گواہی دے گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا، یہ مولوی اور اِن کے چیلے جو آجکل پاکستان میں ہیں، جنّت میں جانے کی باتیں کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کر دو تو جنّت میں جاؤ گے۔ لیکن اُنہیں پتا نہیں کہ یہ عمل انہیں اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنا رہے ہیں۔ کبھی نہ کبھی تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ ان پر آئے گی۔

پھر ایک سریّہ ہے حضرت بشیر بن سعد، جو یمن اور جبار کی طرف ہے۔ یہ سریّہ شوّال ۷/ہجری میں ہوا۔ رسول اللہؐ کو خبر ملی کے غطفان کا ایک گروہ آپؐ کے خلاف جمع ہو رہا ہے اور عُیینہ بن حِصن نے آپؐ کے خلاف اِن کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے مشورہ سے حضرت بشیر بن سعدؓ کو اور اُن کے ساتھ تین سو صحابہؓ کو روانہ فرمایا۔ جب وہ جبار مقام پر پہنچے تو غطفانی لوگ یہ خبر سن کر اپنے مال مویشی چھوڑ کر اپنی بستی کے بالائی حصّوں کی طرف فرار ہو گئے۔ اُن میں سے صرف دو آدمی ہاتھ لگے، جنہیں گرفتار کر لیا گیا، صحابہؓ نے بھیڑ، بکریاں اور اونٹ اپنے قبضے میں لے لیے اور قیدیوں سمیت واپس مدینہ آ گئے۔ یہاں وہ دونوں قیدی مسلمان ہو گئے تو آپؐ نے اُنہیں واپس اپنے علاقے میں جانے دیا۔

عمرۃ القضاء کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ رسول اللہؐ ذوالقعدہ ۷/ہجری بمطابق فروری ۶۲۹ء عمرۃ القضاء کے لیے روانہ ہوئے۔ یہ وہی مہینہ تھا، جس میں پچھلے سال مشرکینِ مکّہ نے آپؐ کو عمرہ نہ کرنے دیا تھا اور مقامِ حدیبیہ سے آپؐ تشریف لے آئے تھے۔ چنانچہ اب اِس عمرہ کی قضا کے لیے آنحضورؐ تشریف لے گئے۔ عمرہ کے لیے روانگی کی تفصیل اِس طرح بیان ہوئی ہے کہ اِس عمرے میں آنحضرتؐ کے ساتھ دو ہزار صحابہؓ تھے۔ آپؐ کے ساتھ قربانی کے ساٹھ اونٹ تھے۔ آپؐ صحابہ کرامؓ کے مجمعے کے ساتھ تلبیہ کرتے ہوئے حرم کی طرف بڑھے، قربانی کے جانوروں کو ذی الطّویٰ کی طرف بھیج دیا، آپؐ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے۔ آپؐ نے مسجدِ حرام میں پہنچ کر اضطباع کر لیا یعنی چادر کو اِس طرح اوڑھ لیا کہ آپؐ کا داہنا شانہ اور بازو کھل گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ خدا اُس پر اپنی رحمت نازل فرمائے، جو اِن کفّار کے سامنے، اپنی قوّت کا اظہار کرے۔ پھر آپؐ نے اپنے اصحابؓ کے ساتھ طواف کے شروع کے تین چکروں میں شانوں کو ہِلا ہِلا کر خوب اَکڑتے ہوئے چل کر طواف کیا۔

اِس موقعے پر آنحضورؐ کی حضرت میمونہ بنتِ حارثؓ سے شادی کا بھی ذکر ملتا ہے۔ آنحضرتؐ مکّے میں تین روز رہے۔ چوتھے دن مکّے والوں کے مطالبے پر آپؐ فوراً تمام صحابہؓ کے ساتھ مکّے سے روانہ ہوئے۔

اِس سفر میں حضرت حمزہؓ کی بیٹی کا بھی واقعہ ملتا ہے۔ جب نبی کریمؐ مکّے سے جانے لگے تو حضرت حمزہؓ کی بیٹی آپؐ کے پیچھے پکارتی ہوئی آئی کہ اَے میرے چچا! اَے میرے چچا! اِس پر حضرت علیؓ نے اِسے لے لیا، اِس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے لیں۔ اُنہوں نے اِس کو سوار کر لیا۔ تو حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ نے اُن کی بابت جھگڑا کیا تو نبیؐ نے اِس کا فیصلہ اُس کی خالہ کے حق میں کیا اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ کیا آپؐ حضرت حمزہؓ کی بیٹی سے شادی نہیں کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، اِس رشتے سے شادی نہیں ہو سکتی۔ آنحضرتؐ ذوالحجہ کے مہینے میں مدینے واپس تشریف لے آئے۔

ایک سریّہ اَخرم بن ابی عوجاء بطرف بنو سُلَیم ہے۔ یہ سریّہ ذوالحجہ ۷/ہجری میں ہوا، آپؐ نے حضرت

اَخرمؓ کو پچاس آدمیوں کے ساتھ بنو سُلَیم کی طرف بھیجا، جو مدینے کے قریب آباد تھے، بنو سُلَیم کا ایک جاسوس آپؐ کے ساتھ تھا۔ اِس نے آگے جا کر اپنی قوم کو چوکنا کر دیا اور اُنہوں نے ایک بڑا لشکر جمع کر لیا۔ جب حضرت اخرمؓ اُن کے پاس پہنچے تو بنو سُلَیم اُن کے مقابلے کے لیے تیار تھے، آپؓ نے اُن کو اسلام کی دعوت دی تو اُنہوں نے انکار کر دیا۔ اِس کے بعد دونوں طرف سے کچھ دیر تیر اندازی ہوئی، اِسی دوران بنو سُلَیم کے لیے مزید کمک آگئی اور اُنہوں نے مسلمانوں کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ مسلمانوں نے بہت سخت جنگ لڑی، یہاں تک کہ اُن میں سے اکثر شہید ہو گئے اور حضرت اَخرمؓ بھی مقتولین کے ساتھ شدید زخمی ہو کر گر پڑے، پھر یکم صفر آٹھ ہجری کو رسول اللہؐ کے پاس پہنچ گئے۔

پھر ایک سریّہ حضرت غالبؓ بن عبد اللہ لیثی بطرف کَدِید کا ذکر ہے۔ رسول اللہؐ نے آپؓ کو صفر ۸؍ ہجری میں بنو لیث کی شاخ بنو مُلَوّح کی طرف پندرہ افراد کے ساتھ روانہ کیا، جو کَدِید میں رہتے تھے اور اِس سریّہ میں مسلمانوں کا شعار اَمِتْ اَمِتْ تھا۔

اس سریّہ کی مختصر تفصیل بیان کرنے کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ ابھی یہ واقعات چل رہے ہیں۔ اس وقت میں پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی خاص طور پہ دعا کے لیے کہنا چاہتا ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ درود کی طرف توجہ کریں اور دو سو مرتبہ پڑھا کریں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اس وقت اس طرف جتنی توجہ کر سکتے ہیں ہونی چاہئے۔ اگر ہم دعا کا حق ادا کرتے ہوئے دعاؤں کی طرف توجہ دیں گے تو پھر ہی کامیابی ہے جتنی توجہ دینی چاہئے تھی وہ توجہ دی نہیں جا رہی۔ صرف یہ کہہ دینا بعض لوگ مجھے بھی لکھ دیتے ہیں کہ صرف دعاؤں سے تو کچھ نہیں ہو گا کچھ اور کرنا چاہئے کچھ اور کیا کرنا چاہئے۔ ہمارا ہتھیار تو صرف دعائیں ہیں اس بارے میں کئی دفعہ میں بیان کر چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اقتباسات بیان کر چکا ہوں۔ یہ انتہائی غلط خیال ہے کہ دعاؤں سے کچھ نہیں ہونا۔ بہر حال دعائیں ہی ہیں جو ہماری کامیابی کا حل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی دے اور ہم دعا کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اگر ہم صرف یہ کہہ دیں کہ دعاؤں سے کچھ نہیں ہونا حق ادا نہیں کرنا تو یہ غلط شکوہ ہے جو ہم اللہ تعالیٰ سے کریں گے۔ پس اس کی استغفار بھی کرنی چاہئے ہمیں۔ آج کراچی میں ایک واقعہ بھی ہوا ہے۔ بلوائیوں نے، دہشتگردوں نے، اسلام کے نام پر ہیں لیکن ہیں دہشتگرد ہی، ہماری مسجد پہ حملہ کیا ہے اور ایک احمدی کو شہید بھی کر دیا ہے۔ انا لِلّٰہِ وانا الیہ راجعون۔ اس کی پوری تفصیل تو ابھی نہیں ملی۔ تفصیل آئے گی تو بیان بھی ہو جائے گی انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کی پکڑ کے جلد سامان فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔